اینما تولوا فثم وجہ اللہ

[illegible] شیخ احمد سعید رحمۃ اللہ علیہ

مسمی بہ

15/

رسالہ تحفہ

[illegible]

در سنہ ۱۸۸۹

بتصحیح و تحشیہ جناب مولوی محمد رکن الدین صاحب [illegible]

در مطبع [illegible] واقع [illegible]

رسالہ تحفہ محمد

بسم اللہ الرحمن الرحیم

شروع کرتا ہوں اس کتاب کو ساتھ نام اللہ کے جو نہایت مہربان ہے سبکا اور بخشنے والا ہے مومنوں کا

الحمد للہ رب العالمین والعاقبۃ للمتقین و

سب طرح کی ثنا خاص ہے اللہ کو جو پالنے والا عالموں کا ہے اور بھلا عاقبت پرہیزگاروں کیلئے ہے

الصلوٰۃ علی المظہر الاتم محمد و آلہ اجمعین

اور رحمت خدا کی اس مظہر اتم پر جسکا نام پاک محمد ہے اور اس کی سب آل پر

وبعد فیقول العبد المذنب المحتاج الی شفاعۃ

پھر کہتا ہے بندہ گنہگار حاجتمند شفاعت

النبی صلی اللہ علیہ وسلم الشیخ محمد مبارک

نبی کریم کا رحمت کرے خدا اسپر شیخ محمد مبارک

المشہور بابی سعید ابن الشیخ علی المعروف

مشہور ابوسعید بیٹا شیخ علے کا جو معروف ہیں

بفضل اللہ الحزبی الشلی ابن الشیخ رضی

بنام فضل اللہ مخزنی سلے کے اور بیٹے ہیں شیخ

الدين ابي خالد ابن الشيخ مهران الطوسي

رضی الدین ابو خالد کے جو بیٹے ہیں شیخ مہران طوسی کے

هذه نبذة من الكلمات في علم الحقائق

یہ تھوڑے سے باتیں ہیں علم حقائق میں

جمعها للولد الصالح الروحاني عبد القادر

جمع کیا ہے میں نے انکو واسطے بیٹے نیک روحانی عبد القادر

الجيلاني ليتنبه على الحقيقة التي اتحف

جیلانی کے تاکہ آگاہ ہو وے وہ حقیقت پر جو تحفہ کی گئی

بفضل الله وكرمه وحيث كان الهاما للروح

خدا کے فضل اور کرم سے اور جبکہ تھا الہام واسطے روح پاک

رسول الله صلى الله عليه وسلم وسميتها

رسول خدا کو رحمت بھیجے خدا اس پر اور سلام اور نام رکھا میں نے

بالتحفة المرسلة الى النبي صلى الله عليه

تحفہ مرسلہ جو تحفہ کہ رسول کریم کی طرف بھیجا گیا ہے علیہ السلام

وسلم واسئل الله ان يبلغ ثوابها الى النبي

اور چاہتا ہوں خدا تعالی سے کہ پہنچاوے ثواب اسکا ان کو

عليه الصلوة والسلام انه على كل شيء

جن پر درود اور سلام ہے کیونکہ خدا سب کاموں پر

قدير وبالاجابة جدير اعلموا اخواني

قادر ہے اور قبولیت دعا کے لائق جان لو میرے بھائیو

أسعدك الله تعالى وإيانا أن الحق سبحانه

نیکی دیوے تمکو اللہ تعالے اور ہمکو یہہ پاک اور بلند

وتعالى هو الوجود المطلق وأن ذلك

صرف وجود مطلق ہے اور یہہ بات کہ

الوجود ليس له شكل ولا حد ولا

اس وجود کو نہ شکل ہے اور نہ حد اور نہ

حصر ومع هذا ظهر وتجلى بالحد

اندازہ باوجود اسکے ظاہر ہوا اور تجلے کے حد

والشكل وما تغير عما كان من

اور شکل اور نہیں فرق آیا اسکی

عدم الشكل وعدم الحد الآن كما كان

بےشکلی اور بیحدی میں بلکہ اب بھی ویسا ہی ہے جیسا تھا

وإن الوجود واحد والالباس مختلفة ومتعددة

اور یہہ بات کہ وہ وجود ایک ہے اور لباس اسکو رنگا رنگ اور بہت ہیں

وأن ذلك الوجود حقيقة جميع الموجودات

اور یہہ بات کہ وہ وجود اصل ساری جہان کا

وباطنها وأن جميع الكائنات لا يخلو عن ذلك

اور باطن اسکا ہے اور یہہ بات کہ سب جہان نہیں خالی اس

الوجود وأن ذلك الوجود ليس بمعنى التحقق و

وجود سے اور یہہ بات کہ وہ وجود بمعنے تحقق اور

[illegible]

الحصول لانهما من المعاني المصدرية ليستا

حصول کی نہیں کیونکہ تحقق اور حصول دونوں منجملہ معانی مصدریہ کے ہیں اور

من الموجودين في الخارج فلا يطلق الوجود

یہ دونوں خارج میں موجود نہیں ہیں پس نہیں بولا جا سکتا لفظ وجود

بهذا المعنى على الموجود في الخارج تعالى عن ذلك

ان معنوں سے خدا پر کیونکہ خدا موجود ہے خارج میں بلند ہے رتبہ اسکا ایسے

علوا كبيرا بل عندنا يدل الوجود الحقيقة

الفاظ سے نہایت اعلیٰ بلکہ مراد لیتے ہیں ہم اس لفظ وجود سے ایک حقیقت

المتصفة بهذه الصفات اعني وجودها بذاتها

جو کہ ہو یہ صفتیں جیسے ہستی اصلی خود بخود ہو

ووجود سائر الموجودات بها وانتفاء غيرها في

اور ہستی سب موجودات کی اسی سے اور نہ ہونا اسکے سوا کی

الخارج وان ذلك الوجود من حيث انه لا

خارج میں اور یہ بات کہ وہ وجود از روئے ماہیت اور ذات کے

ينكشف بحجاب لا يدركه العقل ولا الوهم ولا الحس

ظاہر ہوتا کسی پردہ سے پا سکتی ہے اسکو عقل اور نہ وہم اور نہ حواس

ولا يأتي في القياس لان كلها محدثات والمحدث لا يدرك

اور نہیں آ سکتا قیاس میں کیونکہ یہ سب محدثات ہیں اور محدث محدث

الا المحدث تعالى ذاته وصفاته عن ذلك علوا كبيرا

کے سوا کچھ نہیں پا سکتا اعلیٰ ہے ذات اور صفات اسکی ان باتوں سے نہایت اعلیٰ

[illegible]

ومن اراد معرفته من هذا الوجه وسعى

اور جو کوئی چاہے پہچان اس کی اس طرح اور کوشش کرے

فيه فقد ضيع وقته وان لذالك الوجود

اسمیں ضرور ضائع کریگا اوقات اپنی اور یہہ بات کہ اس وجود کے

مراتب كثيرة المرتبة الاولى مرتبة اللاتعين

مرتبے کئے ہیں پہلا مرتبہ لاتعین

والاطلاق والذات البحت لا بمعنى ان قيد

اور اطلاق اور ذات بحت کا ہے یہہ معنے نہیں کہ قید

الاطلاق ومفهوم سلب التعين ثابتان في تلك

اطلاق کی اور معنے سلب تعین کے پائے جاتیں اس

المرتبة بل بمعنى ان ذالك الوجود في تلك المرتبة

مرتبے میں بلکہ یہہ معنے ہیں کہ یہہ وجود اس مرتبے میں

منزه عن اضافة النعوت ومقدس عن كل

پاک ہے نسبت نعتوں اور صفتوں سے اور پاک ہے ہر

قيد حتى عن قيد الاطلاق ايضا وهذه المرتبة

قید سے یہاں تک کہ قید اطلاق سے بھی پاک ہے اور اس مرتبہ

تسمى بالمرتبة الاحدية وهي كنه الحق سبحانه

کا نام مرتبہ احدیت کا ہے اور یہہ کنہ خدا پاک

وتعالى وليس فوقها مرتبة اخرى بل

اور بلند کے ہے اور نہیں اسکے اوپر اور کوئی مرتبہ بلکہ

كل المراتب تحتها والمرتبة الثانية

سب مرتبے اسکے نیچے ہیں اور مرتبہ دوسرا

مرتبة التعين الاول وهي عبارة عن

مرتبہ تعین اول کا ہے اور اس سے مراد ہے

علمه تعالى لذاته وصفاته وجميع

جان لینا خدا تعالے کا ذات اور صفات اور تمام

الموجودات على الطريق الاجمال من

موجودات کو بطور اجمال کے یعنی اکٹھا ہے

غير امتياز بعضها عن بعض

جس سے ایک دوسرے میں فرق ہو

وهذه المرتبة تسمى بالوحدة

اور اس مرتبہ کا نام وحدت

والحقيقة المحمدية صلى الله عليه

اور حقیقت محمدی ہے رحمت کرے خدا انپر

وسلم والمرتبة الثالثة مرتبة التعين

اور سلام اور تیسرا مرتبہ مرتبہ تعین

الثاني وهي عبارة عن علمه تعالى

ثانی کا ہے اور اس سے مراد ہے جان لینا خدا تعالے کا

لذاته وصفاته وجميع الموجودات

ذات اور صفات اپنی کو اور سب موجودات کو

على الطريق التفصيل وامتياز بعضها

جدا جدا اور ایک دوسرے

عن بعض وهذه المرتبة تسمى بالـ

بغیر فرق کرنے کے اور اس مرتبہ کا نام

الواحدية والحقيقة الانسانية

واحدیت اور حقیقت انسانیہ ہے

فهذه ثلث مراتب كلها قديمة والتقدم

سو اور یہ تینوں مرتبے قدیمی ہیں اور انکا

والتأخر عقلي لا زماني والمرتبة

آگے پیچھے ہونا صرف عقلی ہے زمانی نہیں اور مرتبہ

الرابعة مرتبة الارواح وهي عبارة

چوتھا ارواح کا ہے اور یہ مراد ہے

عن الاشياء الكونية المجردة البسيطة

ایسی شیئوں سے جو عالم کون سے ہیں اور مجرد غیر مرکب

التي ظهرت على ذواتها وعلى امثالها والمرتبة

ہیں جو کہ ظاہر ہوتی ہیں اپنے آپ پر اور اپنے جیسوں پر اور مرتبہ

الخامسة عالم المثال وهي عبارة عن الاشياء الكونية

پانچواں عالم مثال کا ہے اور وہ مراد ہے اشیاء کونیہ

المركبة اللطيفة التي لا تقبل التجزي ولا التبعيض ولا

مرکبہ لطیفہ سے جو نہ ٹکڑے ہو سکتی ہیں اور نہ جدا جدا اور نہ

الخرق ولا الالتيام والمرتبة السادسة مرتبة

پھٹتے ہیں اور نہ پیوند ہوتے ہیں اور مرتبہ چھٹا

عالم الاجسام وهي عبارة عن الاشياء الكونية

عالم اجسام ہے اور وہ مراد ہے اشیاء کونیہ

المركبة الكثيفة التي تقبل التجزي والتبعيض

مرکبہ کثیفہ سے جو ٹکڑی ٹکڑی ہو سکتی ہیں اور جدا جدا بھی

والمرتبة السابعة مرتبة الجامعة لجميع المراتب المذكورة

اور مرتبہ ساتواں جامعیت مراتب مذکورہ کا ہے

الجسمانية والنورانية الروحانية

کیا جسمانی کیا نورانی کیا روحانی

والوحدة والواحدية وهو التجلي

کیا وحدت کیا واحدیت اور وہ تجلی

الاخير واللباس الاخير وهي الانسان

پچھلا ہے اور لباس آخر کا یعنی انسان ہے

فالاولى منها هي مرتبة اللاظهور والسبعة

پہلا ان میں سے مرتبہ لاظہور کا ہے اور مرتبہ

الباقية منها هي مراتب الظهور الكلية

باقی ان میں سے مراتب ظہور کلیہ کے ہیں

والاخيرة منها اعني الانسان

اور مرتبہ آخر ان میں سے جو انسان ہے

ط اول سے مراد مرتبہ [illegible] اور اطلاق کا [illegible] [illegible]

[illegible]

إذا عرج ظهر فيه جميع مراتب المذكورة مع

جب حصول کمال میں عروج کرتا ہے تو ظاہر ہو جاتے ہیں اس میں سب مراتب جو ذکر ہو چکے

انبساطها فقال له الإنسان الكامل

اپنے اپنے پھیلاؤ کے تو اسکو انسان کامل کہتے ہیں

والعروج والانبساط على الوجه الأكمل

اور عروج کمالات اور پھیلاؤ سب مراتب کا اچھی طرح پورا

كان في نبينا صلى الله عليه وسلم ولهذا كان صلعم خاتم

ہمارے نبی علیہ السلام میں تھا اسی واسطے حضور علیہ السلام خاتم

النبيين وإن أسماء مراتب الألوهية

النبیین ہیں اور یہ بات کہ جو اسماء مراتب الوہیت کے ہیں

لا يجوز إطلاقها على مراتب الكون و

نہیں جائز بولنا انکا مراتب کونی اور

الخلق وكذا لا يجوز إطلاق مراتب

خلقیہ پر اور ایسے ہی نہیں درست بولنا مراتب

الكون والخلق على مراتب الألوهية

کونی اور خلقی کا مراتب الوہیت پر

فإن لذلك الوجود كمالين أحدهما

اور یہ بات کہ اس وجود میں دو طرح کمال ہے ایک

الكمال الذاتي وثانيهما الكمال الأسمائي

کمال ذاتی اور دوسرا کمال اسمائی

أما الكمال الذاتي فهو عبارة عن ظهوره

یہ کمال ذاتی ہے وہ مراد ہے ظہور حق

تعالى على نفسه بنفسه في نفسه لنفسه بلا

تعالے سے اپنے آپ پر خود بخود اپنے آپ میں اپنے لئے بدون

اعتبار الغير والغيرية والغناء المطلق

لحاظ غیر اور غیریت کے اور غنائے مطلق

لازم بهذا الكمال ومعنى الغناء

لازم ہے اس کمال کو اور معنے غنای

المطلق مشاهدته تعالى في نفسه جميع

مطلق کے دیکھنا خدای تعالے کا اپنے آپ میں سب

الشئون والاعتبارات الالهية والكيانية

شئونوں اور اعتباروں کا ہے خواہ الہیہ ہوں یا کونیہ

مع احكامها ولوازمها ومقتضياتها على

مع احکام اور لوازم اور مقتضیات انکے کے

وجه كلي جملي لاندراج الكل في

بطور کلیت اور اجمال کے بسبب مندرج ہونے ان سب کے

بطونه ووحدته كاندراج جميع الاعداد في

بطون ذات میں اور بسبب وحدت اسکی کے جیسی کہ مندرج ہوتے ہیں

الواحد العددي وانما سميت غناء مطلقا

تمام اعداد واحد عددی میں اور اسی لیے نام رکھا گیا اسکا غنائی مطلق

لانه تعالى بهذه المشاهدة مستغني عن

کہ خدائے تعالیٰ بسبب اس مشاہدہ کی مستغنی ہے

ظهور العالم على وجه التفصيل لا حاجة

ظہور عالم سے جو بطور تفصیل ہو نہیں حاجت

له في حصول المشاهدة الى العالم وما فيه

اسکو اس مشاہدہ کی حصول میں جہان اور جہان کی چیزوں کے

لان مشاهدة جميع الموجودات حاصلة

کیونکہ مشاہدہ سب موجودات کا حاصل ہے

له تعالى عند اندراج الكل في بطونه و

اسکو بسبب مندرج ہونے کل کے اس کے بطون اور

وحدته وهذه المشاهدة تكون شهودا

وحدت میں اور یہ مشاہدہ کہلاتا ہے شہود

غيبيا علميا كشهود المفصل في المجمل

غیبی علمی مثل شہود مفصل کے مجمل میں

والكثير في الواحد والنخل مع الاغصان

اور مشہود کثیر کے واحد میں اور مثل شہود درخت اور شاخوں

وثمارها في النواة الواحدة واما الكمال

اور پھل اور پھول وغیرہ کے ایک گٹھلی میں اور وہ کمال

الاسمائي فهو عبارة عن ظهوره تعالى

اسمائی مراد ہے ظہور خدا سے بہ ترتیب

نفسه وشهود ذاته في التعينات الخارجية

اپنی آپ پر اور شہود اسکی ذات کے بیچ تعینات خارجیہ میں

أعني العالم وما فيه وهذا الشهود يكون

جو جہان اور اسکی چیزیں ہیں اور یہی شہود ہے

شهودا أعيانيا وجوديا كالشهود المجمل

شہود اعیانی وجودی مثل شہود مجمل کے

في المفصل والواحد في الكثير والنواة في

مفصل میں اور شہود واحد کے کثیر میں اور شہود تخم کے

النخلة وتوابعها وهذا الكمال الأسمائي

درخت اور اسکے توابع وغیرہ میں اور یہہ کمال اسمائی

من حيث التحقق والظهور موقوف على

باعتبار تحقق اور ظہور کے موقوف ہے

وجود العالم وما فيه لأن

یعنی عالم اور مافیہا پر کیونکہ

معناه السابق لا يحصل إلا بظهور

وہ معنی اسکے جو ذکر ہوئے پہلے حاصل ہو سکتی بدون ظہور

العالم على وجه التفصيل وإن

عالم کے جو بطور تفصیل ہو اور یہہ بات

ذلك الوجود ليس بحال في الموجودات

کہ وہ وجود نہ موجودات میں گھسنے والا ہے

ولا متحدا بهما لارتفاع الحلول والاتحاد

اور نہ اسمین ملکے ایک ہوجاتا ہو الا کیونکہ گھسنے اور ہوجانیکے لئے

لا بد لهما من الوجودين يتحقق بحل

ضرورت اور وجود کے ہونیکی ہے بہت ایک

احدهما في الآخر ويتحد احدهما

دوسرے مین نہیں سکتا ہے اور بہت ہی ایک دوسرے مین

بالآخر والوجود واحد لا تعدد له

ہو سکتا ہے حالانکہ وجود ایک ہی ہے بہت نہیں ہین

اصلا وانما التعدد في الصفات على

اور جو بہت نظر آتے ہیں وہ تعدد صفات ہین

ما يشهد به ذوق العارفين ووجدانهم

اسیطرح گواہی دیتا ہے ذوق عارفونکا اور وجدان انکا

وان العبودية والتكليف والراحة

اور یہ بات کہ بندگی اور تکلیف اور راحت

والعذاب والالام [illegible] راجعة

عذاب اور [illegible]

الى التعينات وان ذات الوجود باعتبار

تعینات [illegible] اور [illegible] وجود باعتبار

الاطلاق [illegible] هذه

[illegible] اطلاق [illegible]

الاشیاء کلها وان ذلک الوجود محیط بجمیع

باتوں سے اور یہ بات کہ وہ وجود حاوی ہے

الموجودات کاحاطة الملزوم باللوازم و

سب موجودات پر مثل احاطہ ملزوم کے لوازم پر اور

الموصوف بالصفات لا کاحاطة الظرف

احاطہ موصوف کے صفات پر نہ مانند احاطہ ظرف

بالمظروف او الکل بالجزء تعالی عن

کا مظروف پر یا احاطہ کل کی جزو پر بلند ہے اس سے

ذلک علوا کبیرا وان ذلک الوجود کما

بلندی بزرگ خدا کی اور یہ بات کہ وہ وجود جس طرح

انه باعتبار محض اطلاقه ساری فی ذوات

باعتبار صرافت اطلاق کے ساری ہے ذوات

جمیع الموجودات بحیث یکون

جمیع موجودات میں ایسا کہ ہے

الوجود فی تلک الذوات عین تلک الذوات

وجود ان ذاتوں میں عین ان ذاتوں کا

کما کانت تلک الذوات قبل الظهور فی

اسیطرح یہ ذاتیں ظہور سے پہلے

تلک الوجود عین ذالک الوجود کذالک

اس وجود میں عین وجود کا تھیں اسیطرح

الصفات الكاملة لذلك الوجود باعتبار

صفات کاملہ اس وجود کے اعتبار

كليتها واطلاقها سار في جميع الموجودات

کلیت اور اطلاق کے ساری ہیں تمام موجودات میں

الموجودات بحيث تكون تلك الصفات

چنانچہ یہ صفات کاملہ

الكاملة في ضمن صفات الموجودات عين

ضمن صفات موجودات میں عین

صفات الموجودات كما كانت

صفات موجودات کے ہیں جیسے کہ

صفات الموجودات قبل الظهور

صفات موجودات کے ظہور سے پہلے

في تلك الصفات الكاملة عين تلك

ان صفات کاملہ میں عین ان

الصفات الكاملة وان العالم بجميع

صفات کاملہ کے ہیں اور یہ بات کہ عالم

اجزائه اعراض والمعروض هو الموجود

سب اعراض ہیں اور معروض صرف وہی وجود ہے

وان للعالم ثلث مواطن احدها

اور یہ بات کہ اس عالم کے تین موطن ہیں پہلا

التعين الاولى ويسمى فيه شئونا و

تعین اول اور اس مواطن میں نام عالم کا شیون تھا

ثانيها التعين الثاني ويسمى فيه اعيانا

دوسرا تعین ثانی اور اس میں نام اسکا اعیان

ثابتة وثالثها في الخارج ويسمى

ثابتہ تھا تیسرا خارج میں جس میں

فيه اعيانا خارجية وان الاعيان

اعیان خارجیہ کہلاتا ہے اور تحقیقات کر ان اعیان

الثابتة ما شمت رائحة الوجود

ثابتہ نے بو وجود کی بھی نہیں سونگھی

وانما الظاهر احكامها و

اور جو ظاہر ہوتا ہے صرف احکام اور

آثارها وان المدرك في كل شئ هو

آثار انکا ہیں اور جو ادراک کیا جاتا ہے ہر شئ میں وہ

الوجود وبواسطته يدرك ذلك

وہی وجود ہے اور اسی کے ذریعہ سے وہ شئ ادراک ہوتی ہے

الشئ كالنور بالنسبة الى سائر

جیسے کہ نور نسبت تمام

الالوان والاشكال والاجرام والصور

رنگوں اور شکلوں کے اور جسموں اور صورتوں

ولا يعلم هذه الادراك

اور نہیں جانتے اس ادراک کو سوائے

الا الخواص وأن القرب قربان قرب

خاص لوگوں کے کوئی نہیں جانتا اور یہہ بات کہ قرب دو طرح کا ہوتا ہے

النوافل وقرب الفرائض أما قرب النوافل

ایک قرب نوافل اور دوسرا قرب فرائض قرب نوافل اسکو

فهو زوال صفات البشرية وظهور صفاته

کہتے ہیں کہ صفات بشریت سب دور ہو جاویں اور صفات ربانی

تعالى بأن يحيي ويميت بإذنه تعالى و

ظاہر ہو جاویں اور زندہ کریگا اور مار سکیگا خدا کے حکم سے اور

يسمع ويبصر من جميع جسده لا من الأذن

سن سکے اور دیکھ سکے سب جسم اسکا صرف کانوں

والعين فقط وكذا يسمع المسموعات من

اور آنکھوں سے ہی بلکہ دور ہو اور اسیطرح سن سکے آواز کو

بعيد وعلى هذا القياس وهذا معنى فناء

دور سے اور سب صفات بھی ایسی ہی ہو جاویں اور یہہ معنی ہیں

الصفات في صفات الله تعالى وهو ثمرة النوافل

اپنی صفات کو صفات ربانی میں فنا کر دینے کے اور یہہ ثمرہ نوافل کا ہے

وأما قرب الفرائض فهو فناء العبد بالكلية

اور قرب فرائض اسکو کہتے ہیں کہ بندہ بالکل فنا ہو جاوے

عن شعور جمیع الموجودات حتی عن

شعور جمیع موجودات سے یہاں تک کہ

نفسہ ایضا بحیث لم یبق فی نظرہ الا وجود

اپنے آپ سے بھی اس حد تک کہ کچھ باقی نہ رہے اسکی نظر میں

الحق سبحانہ وتعالی ھذا معنی فناء

سوائے وجود خدا پاک کے یہی معنی ہیں فنا بندہ کی

العبد فی اللہ تعالی وھو ثمرۃ الفرائض

ذات ربانی میں اور یہ نتیجہ فرائض کا ہے

واما من القائلین بوحدۃ الوجود من

اور یہ بات کہ ایک فرقہ ایک توحید وجودیکا وہ ہی جو

یعلم ان الحق سبحانہ وتعالی حقیقۃ

علم الیقین سے جانتا ہے کہ خدائے پاک حقیقت

جمیع الموجودات ظاھرھا وباطنھا

سب موجودات کی ہے کیا ظاہر میں کیا وہ باطن میں

علما یقینا ولکن لا یشاھد الحق سبحانہ

لیکن دیدار خدائے پاک کا نہیں

وتعالی فی الخلق ومنھم من یشاھد الحق

خلق میں نہیں کرسکتا اور ایک فرقہ وہ ہے جو دیکھتا ہے

فی الخلق شھودا بالقلب وھذہ المرتبۃ

خدا کو خلق میں دیدار قلبی سے اور یہ مرتبہ

ف کس رتبہ کا نام اصطلاح صوفیہ میں [illegible]



اولى واعلى من المرتبة الاولى ثم منهم

چنگا اور بڑا ہے پہلے مرتبے سے اور ایک فرقہ وہ

من يشاهد الحق في الخلق والخلق في الحق

ہے جو دیکھتا ہے خدا کو خلق میں اور خلق کو خدا میں

بحيث لا تكون احدهما مانعا عن الاخر

اسطرح کہ ایک کا دیدار دوسرے کے دیدار سے مانع نہووے

وهذه المرتبة الاخيرة اولى واعلى من

اور یہہ مرتبہ پچھلا چنگا اور بڑا ہے

المرتبتين السابقتين وهي مقام الانبياء

پہلے دونوں مرتبوں سے اور یہہ مقام انبیا کا ہے

والاقطاب بمتابعتهم ومن المحال ان

اور قطبوں کا بسبب متابعت انبیا کے اور بڑا بہت محال

يحصل المرتبة المتوسطة من تلك المراتب

ہوسکے مرتبہ میانہ ان تینوں میں سے

الثالث لمن خالف الشريعة والطريقة فضلا

جو حق الیقین ہے اس شخص کو جو مخالفت شریعت اور طریقت کی ہو

عن المرتبة الاخيرة التي هي اعلى منها

پھر کیونکر حاصل ہوسکے مرتبہ اخیرہ جو بڑا ہے اور سب

سواها من المرتبتين وان جميع الموجودات

مرتبوں سے اور یہہ بات کہ سب موجودات

مِنْ حَيْثُ الْوُجُودِ عَيْنُ سُبْحَانَهُ تَعَالَى وَ
ازروئے وجود کے عین خدائے پاک کی ہے اور
مِنْ حَيْثُ التَّعَيُّنِ غَيْرُ الْحَقِّ سُبْحَانَهُ وَتَعَالَى
ازروئے تعین کے غیر خدا پاک ہے
وَالْغَيْرِيَّةُ اعْتِبَارِيَّةٌ وَأَمَّا مِنْ حَيْثُ تَحَقُّقِهِ
اور یہ غیریت بھی صرف اعتباری ہے اور ازروئے تحقق کے
فَالْكُلُّ هُوَ الْحَقُّ سُبْحَانَهُ تَعَالَى وَمِثَالُهُ
سب کے سب خدا پاک ہے اور مثال اسکے
الْحُبَابُ وَالْمَوْجُ وَكُوزُ الثَّلْجِ فَإِنَّ كُلَّهُنَّ
حباب اور موج اور کوزہ برف ہے کیونکہ یہ سب
مِنْ حَيْثُ تَحَقُّقِهَا عَيْنُ الْمَاءِ وَمِنْ حَيْثُ التَّعَيُّنِ
ازروئے تحقق کے عین پانی کا ہیں اور روئے تعین کے
غَيْرُ الْمَاءِ وَكَذَا السَّرَابُ مِنْ حَيْثُ تَحَقُّقِهِ عَيْنُ
غیر پانی کے اور اسیطرح سراب ازروئے تحقق کے عین
الْهَوَاءِ وَمِنْ حَيْثُ التَّعَيُّنِ غَيْرُ الْهَوَاءِ وَالسَّرَابُ هَوَاءٌ
ہوا ہے اور ازروئے تعین کے غیر ہوا کا اور سراب ایک ہوا ہے
ظَهَرَ بِصُورَةِ الْمَاءِ فِي الْحَقِيقَةِ وَلِلّٰهِ الْأَدِلَّةُ الدَّالَّةُ
جو پانی کی صورت میں ظاہر ہوئی حقیقت میں اور دلیلیں دالہ
عَلَى وَحْدَةِ الْوُجُودِ كَثِيرَةٌ وَأَمَّا مِنَ الْقُرْآنِ فَقَوْلُهُ
وحدت وجود پر بہت ہیں سو جو قرآن میں سو ان میں ایک یہ قول خدا کا

وَلِلّٰهِ الْمَشْرِقُ وَالْمَغْرِبُ فَاَيْنَمَا تُوَلُّوْا فَثَمَّ وَجْهُ

اور خدا کی ہی ہے مشرق اور مغرب خدا کی ہی ہے جدہر منہ کرو ادہر ہی ذات

اللّٰهِ وَنَحْنُ اَقْرَبُ اِلَيْهِ مِنْ حَبْلِ الْوَرِيْدِ وَهُوَ

خدا کی ہے اور ہم بہت نزدیک بندہ کی ہون شاہ رگ سے ہی اور

مَعَكُمْ اَيْنَمَا كُنْتُمْ وَنَحْنُ اَقْرَبُ اِلَيْهِ مِنْكُمْ

خدا ساتھ تمہارے ہے جہان رہو تم اور ہم نزدیک تر ہون بندہ کے تم

وَلٰكِنْ لَّا تُبْصِرُوْنَ اِنَّ الَّذِيْنَ يُبَايِعُوْنَكَ اِنَّمَا

سے پر تم نہین دیکھتے وہ لوگ جو بیعت کرتے ہین اے محمد تجھ سے

يُبَايِعُوْنَ اللّٰهَ يَدُ اللّٰهِ فَوْقَ اَيْدِيْهِمْ هُوَ الْاَوَّلُ

ضرور وہ بیعت کرتے ہین خدا کی خدا کا ہاتھ انکے ہاتھون کے اوپر ہے وہی اول

وَالْاٰخِرُ وَالظَّاهِرُ وَالْبَاطِنُ وَهُوَ بِكُلِّ شَيْءٍ

وہی آخر ہے اور وہی ظاہر اور وہی باطن اور وہ ہر شے کو خوب

عَلِيْمٌ وَفِيْ اَنْفُسِكُمْ اَفَلَا تُبْصِرُوْنَ وَاِذَا

جانتا ہے اور وہ تمہین مین ہے کیا تم نہین دیکھتے اور جب

سَاَلَكَ عِبَادِيْ عَنِّيْ فَاِنِّيْ قَرِيْبٌ وَمَا رَمَيْتَ

پوچھین تجھ سے اے محمد بندے میرے کہ خدا کہان ہے تو کہدو کہ مین نزدیک ہون

اِذْ رَمَيْتَ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ رَمٰى وَكَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ

اور نہین پہینکا تو نے جب پہینکا لیکن خدا نے پہینکا اور ہے خدا

شَيْءٍ مُّحِيْطًا اِلٰى غَيْرِ ذٰلِكَ مِنَ الْاٰيَاتِ الْكَرِيْمَةِ

اور خدا ہر شے پر محیط ہے اور بہت آیات کریمہ ہین اسی طرح کی

وَاَمَّا مِنْ اَقْوَالِهٖ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَصْدَقُ

اور اقوال حضرت یعنی حدیثوں میں سے ہیں ایک اُن میں سے بہت سچا

کَلِمَةٍ قَالَهَا الْعَرَبُ کَلِمَةُ لَبِیْدٍ اَلَا

کلمہ جسکو عرب نے کہا ہے بیچ میں یہہ قول لبید کا ہے کہ

کُلُّ شَیْءٍ مَا خَلَا اللّٰهَ بَاطِلٌ وَقَوْلُهٗ صَلْعَم

ہر شئے سوا ذات خدا کے باطل ہیں اور یہہ قول حضرت کا

اِنَّ اَحَدَکُمْ اِذَا قَامَ اِلَی الصَّلٰوةِ فَاِنَّمَا یُنَاجِیْ

کوئی تم سے جب پڑھتا ہے نماز کو تو خود بات کرتا ہے

رَبَّهٗ فَاِنَّ رَبَّهٗ بَیْنَهٗ وَبَیْنَ الْقِبْلَةِ وَقَوْلُهٗ

وہ اپنے خدا کو سو موجود خدا اُسکا اسکے اور قبلہ کے بیچ میں ہوتا ہے اور

صَلْعَم لَا یَزَالُ الْعَبْدُ یَتَقَرَّبُ اِلَیَّ بِالنَّوَافِلِ

یہہ قول حضرت کا ہمیشہ بندہ میرا اپنے نزدیک ہوتا ہے نزدیک نوافل کے

حَتّٰی اُحِبَّهٗ فَاِذَا اَحْبَبْتُهٗ کُنْتُ سَمْعَهُ الَّذِیْ

یہاں تک کہ میں اسکو اپنا پیارا جانتا ہوں اور جب میں پیارا کرتا ہوں تو ہوجاتا ہوں کان اسکے

یَسْمَعُ بِهٖ وَبَصَرَهُ الَّذِیْ یُبْصِرُ بِهٖ وَیَدَهُ الَّذِیْ

جسکے وہ سنتا ہے اور آنکھیں اسکی جسکے وہ دیکھتا ہے اور ہاتھ اسکے

یَبْطِشُ بِهٖ وَلِسَانَهُ الَّذِیْ یَنْطِقُ بِهٖ وَرِجْلَهُ

جسکے وہ پکڑتا ہے اور زبان اسکی جس سے وہ بولتا ہے اور پاؤں اسکے

الَّذِیْ یَمْشِیْ بِهٖ فَبِیْ یَسْمَعُ وَبِیْ یُبْصِرُ وَ

جسنے وہ چلتا ہے پس گویا میری ساتھ ہی سنتا ہو اور میرے ساتھ دیکھتا ہے اور

يمشي الی عدد ذلك وقوله صلعم ان الله
تیرے ساتھ ہی چلتا ہے آخر حدیث تک اور جیسے قول حضرت کا کہ ان
يقول مرضت ولم تعدني الی آخره وروی
خدا کہتا ہے کہ میں مریض ہوا اور تو نے عیادت نہ کی آخر حدیث تک اور روایت کی
الترمذي في حديث طويل والذي نفس
ترمذی نے ایک بڑی لمبی حدیث میں کہ قسم ہے اس خدا کی جسکے
محمد بيده لو انكم دليتم بحبل الی الارض
قبضہ میں ذات محمد کی ہے کہ اگر تم ڈالو رسے زمین پر
لهبط علی الله تعالی ثم قرأ عليه السلام
تو پڑیگی خدا تعالے پر پھر پڑھی حضرت نے یہہ آیت کلام اللہ
هو الاول والآخر والظاهر و
کہ وہی اول ہے اور وہی آخر اور وہی ظاہر اور
الباطن وهو بكل شيء عليم الی
وہی باطن اور وہ ہر شے کو خوب جانتا ہے اور لیے
غير ذلك من الاحاديث الصحيحة
ہی بہت حدیثیں صحیح ہیں
وقال علي ن المرتضی رضي الله عنه
اور فرمایا ہے حضرت علی مرتضی رضی اللہ عنہ نے
الوحدة اسقاط الاضافات وما قوا
کہ وحدت دور کردینا نسبتوں کا ہے اور جو قول

أَيُّهَا الْعَارِفُونَ بِاللّٰهِ مِنَ الَّذِينَ أَوَّلُ الَّذَا الْعَالِي

بزرگوں کی خدا کی عارفوں میں سے بطور دلیلوں کے جو وحدت وجود پر

وَحْدَةِ الْوُجُودِ فَإِنَّهُ كَثِيرًا بِحَيْثُ لَا يَأْتِي

دلالت کرتی ہیں وہ نہایت ہی بہت ہیں اسقدر کہ

فِي الْعَدَدِ وَالْحَصْرِ وَلَا الْقَلَمُ ذِكْرُهَا وَإِنْ

گنتی اور شمار میں نہیں آسکتیں اور نہ واسطے میں انکو لیون کرنا قلم سے کبھی چاہو

فَعَلَيْكَ بِمُطَالَعَةِ كُتُبِهِمْ تَجِدُ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ

تو انکے کتابیں پڑھو ضرور انکو پاؤ گی اگر خدا نے چاہا

تَعَالَى أَيُّهَا الطَّالِبُ إِنْ أَرَدْتَ الْوُصُولَ إِلَى اللّٰهِ

اے طالب اگر تو چاہے واصل ہونا خدا ئے پاک کو

فَالْزَمْ مُتَابَعَةَ النَّبِيِّ صَلْعَمْ أَوَّلًا وَفِدَاءً

تو لازم کر متابعت نبی کریم کی پہلے کیا کتنے یقین کیا کرتے ہیں

ظَاهِرًا وَبَاطِنًا ثُمَّ افْعَلْ مُرَاقَبَةَ وَحْدَةِ الْوُجُودِ

کیا ظاہر میں کیا باطن میں پھر کر مراقبہ وحدت وجود کا

ثُمَّ بَيَانِ الَّتِي هِيَ عَلَى مَعْنَى الْكَلِمَةِ الطَّيِّبَةِ مَعَ

بعد اسکے مراقبہ صرف سوچنا معنی کلمہ طیبہ کا ہے ساتھ

اشْتِرَاطِ الْوُضُوءِ وَإِنْ وُجِدَ فَهُوَ أَوْلَى وَتَخْصِيصِ

ضرورت وضو کے لیکن اگر وضو ہو تو بہتر ہے اور بدون خصوصیت

وَقْتٍ وَمِنْ عَدَمِ لِحَاظِ النَّفَسِ دُخُولًا وَخُرُوجًا

وقت کے اور بلا لحاظ سانس کے کہ اندر جاتی ہے یا باہر آتی ہے

وَلَا مِن مُلَاحَظَةِ حُرُوفِ الْكَلِمَةِ الطَّيِّبَةِ

اور بغیر لحاظ حروف کلمہ طیبہ کے

بَل لَا يُلَاحَظُ إِلَّا الْمَعْنَى فَقَطْ فِي كُلِّ حَالٍ قَائِمًا

بلکہ صرف معنوں کا ہی خیال کیا جاتا ہے ہر حالت میں خواہ کھڑا ہووے

أَوْ قَاعِدًا أَوْ مَاشِيًا أَوْ مُضْطَجِعًا أَوْ مُتَحَرِّكًا أَوْ

یا بیٹھا یا چلتا یا لیٹا ہوا یا ہلتا یا

سَاكِنًا أَوْ شَارِبًا أَوْ آكِلًا وَطَرِيقُ الْمُرَاقَبَةِ

ٹھہرا ہوا یا پیتا یا کھاتا اور طریق مراقبہ کا

أَنْ تَنْفِيَ إِنِّيَّتَكَ أَوَّلًا وَالْإِنِّيَّةُ عِبَارَةٌ عَنْ

یہ ہے کہ دور کر تو انیت اپنے کو پہلے پہل اور انیت عبارت ہے

أَنْ يَكُونَ حَقِيقَتُكَ وَبَاطِنُكَ عَنْ غَيْرِ الْحَقِّ

کہ ہی حقیقت اور باطن کو غیر خدائے پاک کا

سُبْحَانَهُ وَتَعَالَى وَلَا تُبْقِي إِلَّا هَذِهِ الْإِنِّيَّةَ و

پاک اور بلند کے اور سوا اسکے اور ... وہ نہیں کرنا اور ...

تُثْبِتُ مَعْنَى إِلَّا اللهُ فَإِنْ قُلْتَ إِذَا كَانَ الْوُجُودُ

ثابت کر معنے الا اللہ کے پس اگر تو کہے پس اگر ... ہو کہ ... وجود ایک

وَاحِدًا أَعْنِي اللهَ سُبْحَانَهُ مَوْجُودٌ فَأَيُّ شَيْءٍ أَنْفِي

ہی وجود ہے اور غیر اسکا کوئی موجود نہیں تو کس چیز کو دور کروں

وَأَيُّ شَيْءٍ أُثْبِتُ قُلْتُ وَهْمَ الْغَيْرِ وَالْاِثْنَيْنِيَّةِ

اور کس چیز کو ثابت کروں تو میں بتلاتا ہوں کہ وہم غیریت اور دوئی کا

وَلَا مِنْ مُلَاحَظَةِ حُرُوْفِ الْكَلِمَةِ الطَّيِّبَةِ

اور بغیر لحاظ حروف کلمہ طیبہ کے

بَلْ لَا يُلَاحَظُ اِلَّا الْمَعْنٰى فَقَطْ فِيْ كُلِّ حَالٍ قَائِمًا

بلکہ صرف معنوں کا ہی خیال کیا جاوے ہر حال میں خواہ کھڑا ہووے

اَوْ قَاعِدًا اَوْ مَاشِيًا اَوْ مُضْطَجِعًا اَوْ مُتَّكِئًا اَوْ

یا بیٹھا یا چلتا یا لیٹا ہوا یا ٹیکا ہوا یا

سَاكِنًا اَوْ سَائِرًا اَوْ اٰكِلًا وَطَرِيْقُ الْمُرَاقَبَةِ

ٹھہرا ہوا یا چلتا یا کھاتا اور طریق مراقبہ کا

اَنْ تَنْفِيَ اِنِّيَّتَكَ اَوَّلًا وَالْاِنِّيَّةُ عِبَارَةٌ عَنْ

یہ ہے کہ دور کر تو انیت اپنے کو پہلے اور انیت عبارت ہے

اَنْ يَكُوْنَ حَقِيْقَتُكَ وَبَاطِنُكَ غَيْرَ الْحَقِّ

کہ ہووے تیری حقیقت اور باطن تیرا غیر خدائے پاک کا

سُبْحَانَهٗ وَتَعَالٰى وَلَا يَنْفِيْ اِلَّا هُوَ لِلْاِنِّيَّةِ وَ

پاک ہے وہ اور برتر اور نہیں دور کرتا سوا اسکے کوئی انیت کو اور

[illegible] اِلَّا اللّٰهُ فَاِنْ قُلْتَ اِذَا كَانَ الْوُجُوْدُ

[illegible] الا اللہ کے معنی اگر تو کہے جب ہو [illegible]

[illegible] لَيْسَ بِمَوْجُوْدٍ فَاَيُّ شَيْءٍ يُنْفٰى

[illegible] وجہ سے اور غیر اسکا کوئی موجود نہیں تو کس چیز کو دور کریں

وَاَيُّ شَيْءٍ يُثْبَتُ قُلْتُ هُمُ الْغَيْرُ وَالْاِثْنِيْنِيَّةُ

اور کس چیز کو ثابت کریں تو میں بتلاتا ہوں کہ وہ غیریت اور دوئی ہے

اور سمجھنو سی لاچار ہتی اور اگر کسی کو علم سی پہچان ہتی تو سوالی غلط اور ہشائیر
بے ربط سے خراب کرتے تھے اور اکثر الفاظ بکتے ہوئے اور طوطی سے اوپت
بکفر بہوچتی ہی **محمد رکن الدین مکمل** نے یا وصفیکہ کچھ
علم نہیں رکھتا علی الخصوص اس علم سے بالکل بے بہرہ ہے اور اگر کچھ
سنی سنائے یا پڑھے پڑھائے باتیں یا بیان تو صرف وہ قائل ہیں کو
اس علم کو مکاشفہ والی چاہیے کچھ کچھ صحیح کرکے عبارت صاف اردو
ہندی میں ترجمہ کیا اور بعض بعض جگہہ پر کچھ کچھ لو اور حسب فہم ناقص
اپنے کے لکھے مگر پھر بھی جیسا کہ چاہیے تہا ویسا درست نہیں ہوا کیونکہ
واسطے تحقیقات مسائل اسکے کے کتب [illegible] علم الہیئت و رسائل
معتبر علم توحید و تصوف درکار ہے سو جگہہ اُن کتابوں اور رسالوں کا
تو کیا ذکر ہے اصل نسخہ بھی نہیں ملتا تہا جسکے ملنے سے [illegible]
طبع درست ہو سکتا آیا اور منقول عنہ بھی نہایت ہی تہا اسلئے علم الیقین ہے
کہ یہہ رسالہ پھر بھی ہزاروں رسالہ ہای قیمتی سے جو لوگوں کو پاس [illegible] ہیں
صحیح اور بہتر ہوگا اور سب سے زیادہ فائدہ بخشیگا۔ اللہم اغفر مصنفہا
ومصححہا ومترجمہا وکاتبہا ولمن سعی فی طبعہا واجرہا لہما بحق النبیہ
الرسول علیہ الصلوٰۃ والسلام وعلی آلہ واصحابہ الکرام الی یوم القیام [illegible]

(راقم الحروف گنہگار سلطان علی)

(تحفہ مسلم)

ہر خاص و عام کو واضح ہو کہ یہہ کتاب خاکسار نے دوبارہ
بغرض نفع شائقین نہایت صحت اور صفائی کے ساتھہ چھپوائی
ہے اسلیے مشتہر کیا جاتا ہے کہ جس صاحب کو ضرورت ہو ۳/ محصولڈاک
بھیجکر خاکسار عبداللہ کتب فروش سنداچوریہ ہوشیارپور متصل شہری مسجد
کی دکان سے طلب فرمالے

(احسن القصص)

یہہ کتاب نایاب احسن القصص معروف بہ قصہ یوسف زلیخا تصنیف
مولانا مولوی غلام رسول صاحب ساکن عالم پور کوٹلہ نہایت
نہایت صحت اور خوشخطی اور صفائی کے ساتھہ چھپوائی ہے۔ لہذا
جس صاحب کو ضرورت ہو قیمت ۱۲/ محصولڈاک بھیجکر خاکسار
کی دکان سے طلب کرے۔ راقم

عبداللہ کتب فروش سنداچوریہ
دکان ہوشیارپور متصل شہری مسجد

اعلان

واضح ہو کہ بندہ کی دکان مین عربی انگریزی اردو فا

اور طبابت و نجوم اور ناٹک وغیرہ ہر قسم کی کتب

موجود ہین اور قرآن شریف بمبئی و کانپوری عمدہ

عمدہ بھی ہین لہذا جس صاحب کو ضرورت ہو منگ

قیمت بہت رعایت سے لیجائیگی ۔

المشتہر

عبداللہ کتب فروش سنداچوپیہ دکان ہوشیارپور

Date	No.